پیش لفظ

پاکستانی اردو ناول کا کینوس بہت وسیع ہے۔ اس کینوس کی تصویر بڑی اُجلی اور مختلف رنگوں سے بنی ہے۔ ہر رنگ اپنی الگ اہمیت اور انفرادیت رکھتا ہے۔ یہ انفرادیت ناول میں تاریخی، تہذیبی، نفسیاتی، سماجی اور سوانحی ہر نوعیت کی ہے۔ تاریخی ناول البتہ دو زمروں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔ ایک تو اسلامی تاریخی ناول اور دوسرے تقسیمِ ہندوستان کے حوالے سے لکھے گئے ناول۔ جن میں فسادات کا ذکر اور مہاجرین کے دل خراش واقعات ملتے ہیں۔

ہمارا موضوع اردو ناول میں مہاجرین کے مسائل کے گرد گھومتا ہے۔ اس جائزے کے تحت دیکھا گیا یہ ہے کہ آخر ہجرت یا مہاجرین کا موضوع کیوں اتنی اہمیت رکھتا ہے۔ ہم مذہبی حوالے سے مختلف انبیاء کرام کی اپنے اپنے علاقوں سے ہجرتوں کا ذکر پڑھتے چلے آئے ہیں۔ ان واقعات میں بطورِ خاص پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کو اہمیت دی جاتی ہے جس نے تاریخ کے دھارے کا رخ موڑ دیا۔ سن ۱۹۴۷ء میں مسلمانوں نے ہندوستان کے مختلف علاقوں بہار، مغربی بنگال، یوپی، اترپردیش اور مشرقی پنجاب سے پاکستان کی طرف ہجرت کی اور اس کے نتیجے میں انھیں بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑا مثلاً بسے بسائے گھر، جمے جمائے کاروبار، زمین، کھیت، جائیداد اور دیگر ساز وسامان چھوڑ کے پاکستان چلے آنا اتنا آسان نہ تھا۔ یہ بالکل ایسا ہی تھا جیسے کسی پودے کو زمین سے اکھاڑ کر دوسری جگہ لگایا جائے۔ اب اس پودے کی جڑیں نئی زمین کو قبول کریں یا نہ کریں۔ تقریباً اسی نوعیت کا مسئلہ مہاجرین کو درپیش تھا۔ تقسیم کے اس مسئلے کو قوم پرست مسلمانوں نے منفی انداز سے لیا اور نظریہ پاکستان میں نظریہ اسلام کے حوالے سے وطن پرست مسلمانوں نے مثبت اندازِ فکر سے دیکھا۔

اس مقالے میں مہاجرین کے تاریخی، مذہبی، سماجی، لسانی، سیاسی اور تہذیبی مسائل کو قلم بند کیا گیا ہے۔ سن ۱۹۴۷ء کی یہ ہجرت متوسط طبقے سے لے کر اعلیٰ طبقے حتیٰ کہ جاگیردارانہ طبقے کی بھی ہجرت تھی۔ ان مختلف طبقوں نے ہجرت کو الگ الگ انداز سے دیکھا۔ اس ہجرت کے موضوع پر بہت سی کتب اور غیر مطبوعہ مقالات تحریر کیے گئے ہیں۔ مہاجرین کو جن مسائل کا سامنا کرنا پڑا ان مسائل سے متعلقہ سیاسی،

نصابی اور ادبی کتب تو موجود ہیں تاہم کسی مقالے میں اس موضوع پر روشنی نہیں ڈالی گئی۔ مقالے میں ممکنہ حد تک کوشش کی گئی ہے کہ مہاجرین کے مسائل کا بغور جائزہ لیا جائے۔ تاہم ایک خلش دل میں باقی ہے کہ کاش اردو پڑھنے والے بصارت سے محروم افراد کے لیے بریل کتب اور ٹاکنگ سوفٹ ویئر موجود ہوتا اور میں اپنے موضوع کے ساتھ مزید انصاف کر پاتی۔ مقالے کی تکمیل میں تنقیدی کتب، لغات، رسائل اور انٹرنیٹ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اس مقالے کو سات ابواب کے تحت تحریر کیا گیا ہے۔ باب اوّل میں مہاجر، تعریف، حدود، امکانات اور بنیادی مباحث کے موضوع پر لکھا گیا ہے۔ اس باب کے تین حصے ہیں۔

پہلے حصے میں لفظ مہاجر کے مفاہیم کو بیان کیا گیا ہے۔ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی لغات اور دائرہ ہائے معارف میں کم و بیش ''مہاجر'' سے مراد وہ فرد لیا گیا ہے جو ترکِ وطن کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا کر آباد ہونے کے ساتھ ساتھ حق کے راستے میں آنے والی شدید مزاحمت، بانیانِ مذاہب پر ڈھائے جانے والے ستم اور ایذا رسانیاں، پیغامِ حق کو بندگانِ خدا تک پہنچانے کی خاطر راہِ سفر کا انتخاب اور کسی قوم کی مسلسل سرکشی کے باعث آنے والا عذابِ الٰہی ہے۔

دوسرے حصے میں ''مہاجر'' مختصر سماجی پس منظر کے تین ذیلی عنوانات دیے گئے ہیں۔

(i) مہاجر کا اسلامی تصور

(ii) مہاجر کا سیاسی تصور

(iii) مہاجر کا سماجی و ثقافتی تناظر مختصر روایت

پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مہاجر کے اسلامی تصور میں یہ بتایا گیا ہے کہ روزِ اوّل ہی سے ہجرت انسانی معاشرت اور بانیانِ مذاہب کی زندگیوں کا جزو لاینفک رہی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے نکل کر زمین پر منتقل ہونا مہاجرت کی وہ اساس ہے جس نے انسانی تہذیب و ترقی کا دَر کھولا اور انسان نے تسخیرِ کائنات کا آغاز کیا۔ اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کا حکمِ الٰہی کے مطابق ایک بڑی کشتی میں سوار ہو کر نقل مکانی کرنا ہو یا حضرت صالح علیہ السلام کا وادی القریٰ سے نکل کر شام کی طرف ہجرت کر جانا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا

آتشِ نمرود میں کودنے کے بعد اُردن، مصر، فلسطین اور مکہ کی طرف جانا ہویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم سمیت مصر سے نکلنا، سب اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ سے مدینہ کو ہجرت کرنا دراصل ہجرت کے خدوخال کو حتمی شکل دینا تھا۔ اب تا قیامت سنت نبوی کی پیروی میں ترکِ وطن کا یہ سلسلہ کسی نہ کسی شکل میں جاری رہے گا۔

مہاجرین کے سیاسی تصور میں سیاسیات، جدلیات اور کشورکشائی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے مہاجرین کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ انسان شروع سے ہی انفرادی اور اجتماعی حوالے سے اقتدار اور طاقت کے حصول کی ہوس میں مبتلا رہا ہے۔

اقتدار اور طاقت کی ہوس میں مختلف اقوام نے سیاسی بنیادوں پر ہجرتیں کی ہیں۔

آئرلینڈ میں کروم ویل کے دور میں، روس میں سٹالن کے عہد میں اور ترکی اور یونان میں انتقالِ آبادی کے معاہدہ کے تحت پیدا ہونے والے مہاجرین اِس عہد میں سیاسی مہاجرین کی اہم مثالیں ہیں۔ جدلیات اور کشورکشائی ایک ہی سکہ کے دو رخ ہیں۔ جدلیات میں فریقین میں سے کوئی ایک ہمیشہ کے لیے کشورکشائی کے جذبہ کے تحت جنگوں میں مصروفِ عمل رہا ہے۔ جدلیات پتھر کے عہد سے لے کر آج کے اس تہذیب یافتہ انسان کی تاریخ کا حصہ رہی ہیں۔ بنی اسرائیل کی یروشلم میں فاتحانہ آمد، حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں یہود کی خیبر سے جلاوطنی، خلفائے راشدین کے عہد میں مسلمان لشکروں کی سلطنتِ روم اور سلطنتِ فارس میں فاتحانہ آمد، صلیبی جنگوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے مہاجرین، جنگِ عظیم دوئم کی وجہ سے پیدا ہونے والے جرمن مہاجرین، جنگ عظیم دوئم کی وجہ سے ہونے والے یہودی مہاجرین، عرب اسرائیل جنگ کی وجہ سے پیدا ہونے والے عرب مہاجرین، امریکہ عراق جنگ کی وجہ سے پیدا ہونے والے عراقی مہاجرین، شامی مہاجرین، افغان امریکہ اور افغان روس جنگ کی وجہ سے پیدا ہونے والے افغانی مہاجرین اور میانمار میں روہنگیاں مہاجرین، جنگ و جدل کے باعث پیدا ہونے والے مہاجرین کی اہم مثالیں ہیں۔

مہاجر کے سماجی و ثقافتی تناظر ایک مختصر روایت میں برعظیم میں آنے والے مہاجرین کے تہذیبی و ثقافتی پس منظر کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مثلاً آریاؤں نے برعظیم کو لوہے کے استعمال سے آگاہ کیا۔ اسی طرح یونانیوں، عربوں، افغانیوں اور مغلوں نے برعظیم کی تہذیب و ثقافت، زبان و ادب، فنِ تعمیر اور

فنونِ لطیفہ کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ مزید برآں برعظیم میں مہاجرین کی تاریخ کا مختصراً جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ جس میں آریاؤں، یونانیوں، عربوں، غزنویوں، غوریوں اور مغلوں کے لشکروں کی برعظیم میں آمد اور ۱۹۴۷ء کے مہاجرین کے سیاسی وسماجی پس منظر کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

باب دوم میں اردو ناول میں ''مشرقی اور مغربی پنجاب کے مہاجرین کے مسائل'' پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ پنجاب میں ہونے والے فسادات مسلمانوں، سکھوں اور ہندوؤں کی نقل مکانی کا باعث بنے۔ اس باب میں مشرقی اور مغربی پنجاب میں خواتین پر ہونے والے مظالم، جلاؤ گھیراؤ کے واقعات اور قافلوں کے احوال کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

باب سوم میں اردو ناول میں ''یوپی اور دیگر ہندوستانی علاقوں کے مسائل'' مراعات یافتہ طبقے کی ہجرت اور خاندانوں کی تقسیم کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

باب چہارم میں اردو ناول میں ''مہاجر کیمپوں کا منظرنامہ'' کے عنوان سے تحریر کیا گیا ہے۔ اس باب کے تحت مہاجر کیمپوں کی حالتِ زار کو بیان کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

باب پنجم میں اردو ناول میں ''مہاجرین کی آبادکاری کے مسائل'' پر مشتمل ہے۔ اس باب میں مہاجرین کو آبادکاری کے حوالے سے پیش آنے والی مشکلات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مثلاً کاروباری اور زرعی املاک کے مسائل، قبضہ گروپ اور املاک کی واگزاری کے مسائل کی نشان دہی کی گئی ہے۔

باب ششم میں ''مہاجرین کے لسانی اور ثقافتی مسائل'' پر محیط ہے۔ اس باب میں مہاجرین کی ترک شدہ ثقافت پر اصرار اور پاکستان کے سیاسی منظرنامے پر مہاجرین کی اہمیت کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

باب ہفتم میں مجموعی جائزہ تحریر کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے میں اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے اس کوشش کی ہمت عطا کی۔ مقالے کی تکمیل کے دوران میں بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن میرے اللہ نے ہر مرحلے پر میری مدد فرمائی۔ بعض اوقات میں بہت پریشان ہو جاتی تھی کہ میرا فلاں کام کیسے ہوگا مگر ہر بار اللہ کوئی ایسا سبب بنا دیتا تھا جس سے میرا وہ مشکل کام آسان ہو جاتا تھا۔ اس موقع پر ذہن میں بارہا ایک ہی سوال آتا تھا کہ